منشی پریم چند

(1880 – 1936)

پریم چند کی پیدائش بنارس کے ایک گاؤں لمہی میں ہوئی۔ ان کا اصل نام دھنپت رائے تھا۔ ان کی ابتدائی تعلیم گاؤں کے مدرسے میں ہوئی۔ میٹرک پاس کرنے کے بعد 1899 میں بنارس کے قریب چُنار گڑھ کے ایک مِشن اسکول میں اسسٹنٹ ماسٹر کی حیثیت سے ملازم ہو گئے۔ 1905 میں کان پور کے ضلع اسکول میں استاد کی حیثیت سے ان کا تقرّر ہوا۔

پریم چند کو لکھنے کا شوق بچپن سے تھا۔ انھوں نے زندگی کے دکھ درد کو قریب سے دیکھا اور محسوس کیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ زندگی کے مسائل ان کی تحریروں کا موضوع بن گئے۔ ان کی زبان بہت سادہ اور سلیس تھی۔ ان کے بیشتر ناول اور افسانے دیہاتی زندگی سے تعلق رکھتے ہیں۔

پریم چند نے تقریباً ایک درجن ناول اور تین سو سے زیادہ افسانے لکھے۔ ان کا شمار اردو کے اہم ترین ناول اور افسانہ نگاروں میں ہوتا ہے۔

'نرملا'، 'بیوہ'، 'میدانِ عمل'، 'بازارِ حسن' اور 'گئو دان' ان کے مشہور ناول ہیں۔

© NCERT not to be republished

5022CH04

قول کا پاس

اکبر بادشاہ مغلوں کا بہت مشہور بادشاہ گزرا ہے۔ اس نے لڑائیاں لڑکر ہندوستان کا بہت سا حصّہ فتح کرلیا تھا۔ ایک راجپوتانہ رہ گیا تھا، اکبر نے چاہا کہ اسے بھی فتح کر لے اور وہاں بھی سلطنت کرے۔ یہ ارادہ کر کے راجپوتانہ پر فوج کشی کی۔ راجپوت اپنا ملک بچانے کے لیے لڑے تو بڑی بہادری سے، مگر آخر کار ان کے پاؤں اُکھڑ گئے۔ راجپوتوں کا سردار رانا پرتاپ سنگھ اپنے بال بچّوں کو لے کر کسی جنگل میں جا چھُپا۔

راجپوتوں کے ایک سردار کا نام رگھو پت تھا۔ یہ بڑا بہادر اور جَری تھا۔ اس نے کچھ لوگ اپنی فوج میں داخل کر لیے تھے اور ان کو ساتھ لے کر لڑا کرتا تھا۔ اس نے بہادری میں ایسا نام پیدا کر لیا تھا کہ بڑے بڑے مغل اس کا نام سن کر گھبرا جاتے تھے۔ اکبر کے سپاہیوں نے بڑی کوشش کی کہ کسی طرح اس کو پکڑ لیں مگر وہ ایک جگہ کب رہتا تھا جو اسے پکڑ سکتے۔

© NCERT not to be republished

رگھوپت سنگھ کی ایک بیوی تھی اور ایک اکلوتا بیٹا تھا۔ جب وہ اپنے دشمنوں سے لڑنے کو گھر سے نکلا تھا، اس کا بیٹا بہت بیمار تھا۔لیکن اس نے نہ تو اپنے بیمار بچّے کا خیال کیا، نہ بیوی کا۔ مغلوں سے لڑنے کو گھر سے نکل کھڑا ہوا۔ ہاں کبھی کبھی چوری چھُپے سے کسی کو گھر بھیج دیتا تھا اور بیوی بچّے کی خبر منگوا لیا کرتا تھا۔

رگھوپت سنگھ کو پکڑنے کو اکبر بادشاہ نے بہت سی فوج بھیجی مگر وہ کسی کے ہاتھ نہ آیا۔ پھر بادشاہ نے اس کے گھر پر پہرہ بٹھا دیا۔ اکبر کا خیال تھا کہ کسی دن رگھوپت سنگھ اپنے بال بچّے سے ملنے کو ضرور گھر آئے گا۔ بس اسی دن سپاہی اس کو پکڑ لیں گے۔ ادھر کسی نے رگھوپت سنگھ کو خبر کر دی کہ تیرا بیٹا گھڑی دو گھڑی کا مہمان ہے، چل کر اُسے دیکھ لے۔

یہ سن کر رگھوپت سنگھ بہت گھبرایا۔ سورج ڈوب رہا تھا۔ جنگل میں سفر کرنے کا وقت تو نہیں تھا مگر رگھوپت نے سوچا کہ ”اگر میں نے ذرا بھی دیر کی تو شاید میں لڑکے کی صورت بھی نہ دیکھ سکوں۔ اسی وقت چلنا چاہیے۔“ رگھوپت سنگھ اسی وقت چلنے کو تیار ہو گیا۔ جب رگھوپت سنگھ گھر پہنچا تو دروازے پر اکبر بادشاہ کے سپاہیوں میں سے ایک پہرہ دار نے کہا ”بادشاہ کا حکم ہے کہ تم جہاں ملو، پکڑ لیے جاؤ۔“ رگھوپت سنگھ نے کہا ”میرا لڑکا مر رہا ہے، اسے دیکھنے آیا ہوں، ذرا دیر کے لیے مجھے اندر چلا جانے دو، ابھی دیکھ کر لوٹ آتا ہوں۔ اس وقت جو جی چاہے کر لینا۔ میں راجپوت ہوں، جھوٹ ہرگز نہ بولوں گا۔“

اس پہرہ والے سپاہی نے کہا’’ دیکھ آؤ۔‘‘ جب رگھوپت سنگھ گھر میں گیا تو دیکھا کہ لڑکا بے چین ہو رہا ہے اور بیوی فکر کے مارے بے حال ہو رہی ہے۔ میاں کو دیکھ کر بیوی کی ڈھارس بندھی۔ رگھوپت سنگھ نے بچّے کو پیار کیا اور دوا کی تدبیریں بتائیں۔ پھر اپنی بیوی سے کہا۔’’ دروازے پر سپاہی کھڑا ہے، میں کہہ آیا ہوں کہ میں قید ہونے کو ابھی واپس آتا ہوں۔‘‘ بیوی نے کہا۔’’ ایسا نہ کرو، دوسرے دروازے سے نکل جاؤ‘‘ رگھوپت نے کہا’’ یہ مجھ سے ہرگز نہیں ہوسکتا۔ میں قول دے چکا ہوں، اس کے خلاف نہیں کرسکتا۔‘‘

یہ کہہ کر وہ دروازے پر آیا اور سپاہی سے کہنے لگا’’ لو میں آگیا اب مجھے پکڑ کر جہاں چاہو لے چلو۔‘‘ سپاہی نے کہا’’ تمھیں پکڑنے کو میرا جی نہیں چاہتا، تم بھاگ جاؤ۔‘‘ رگھوپت نے کہا’’ بہت بہتر، تم نے اس وقت میری مدد کی ہے، جب تم پر بُرا وقت آئے گا تو میں بھی تمھاری مدد کروں گا۔ یہ کہہ کر رگھوپت آگے بڑھا اور غائب ہوگیا۔

اس بات کو تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ مغلوں کا ایک افسر کچھ آدمیوں کو ساتھ لے کر آ پہنچا۔ پہرے والے سے کہا’’ ہم نے سنا ہے رگھوپت اِدھر آیا ہے‘‘ پہرے والے نے سچ سچ کہہ دیا کہ’’ رگھوپت سنگھ اپنے بیمار بیٹے کو دیکھنے آیا تھا اور میں نے اسے جانے کی اجازت دے دی‘‘ یہ سن کر افسر نے پہرہ دار کو قید کرلیا۔ رگھوپت سنگھ کو بھی سپاہی کے قید ہونے کی خبر مل گئی۔ وہ اسی وقت واپس آیا اور آکر مغل افسر کے پاس کھڑا ہوگیا اور کہا کہ’’ میں رگھوپت ہوں، میں واپس آگیا ہوں، مجھے پکڑ لو اور اس بے گناہ قیدی کو چھوڑ دو۔‘‘ افسر نے رگھوپت کو پکڑ لیا اور قید خانے میں ڈال دیا لیکن سپاہی کو نہ چھوڑا، افسر نے دونوں کے قتل کرنے کا حکم دیا۔

دوسرے دن سپاہی رگھوپت اور پہرہ دار کو میدان میں لائے کہ ان کو قتل کیا جائے۔ دونوں کے ہاتھ پیر بندھے ہوئے تھے۔ مغل افسر نے جلاّد سے کہا کہ دونوں کی گردنیں اُڑا دو۔ جلاّد نے تلوار اٹھائی ہی تھی کہ گھوڑوں کی ٹاپوں کی آواز آئی۔ لوگوں نے دیکھا تو اکبر بادشاہ اپنے افسروں کے ساتھ چلا آ رہا ہے۔ سب نے جھک کر سلام کیا۔ اکبر گھوڑے پر سے اُتر پڑا اور کہنے لگا’’ رگھوپت کی گرفتاری کا پورا حال مجھ کو معلوم ہو چکا ہے۔‘‘ پھر پہرہ دار سے کہا’’ ہر بھلے آدمی کا دل دوسروں کا دکھ دیکھ کر پگھل جاتا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ اس راجپوت کی تکلیف دیکھ کر تمھارا دل بھر آیا تھا۔ اس لیے تم نے اس کو چھوڑ دیا تھا۔ اس میں تمھارا کوئی قصور نہیں ہے۔ اگر کچھ ہے بھی تو میں نے معاف کیا۔ مجھے ایسے ہی سپاہی چاہیے۔ جو اپنے بادشاہ سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہے۔‘‘ یہ سنتے ہی پہرہ دار خوشی سے پھولا نہ سمایا۔

پھر اکبر نے رگھوپت کی طرف دیکھ کر کہا۔’’ مجھے پہلے یہ معلوم نہ تھا کہ بہادر راجپوت بات کے اتنے دھنی ہوتے ہیں۔ تمھاری بہادری اور ایفائے وعدہ سے میں بہت خوش ہوا، میں نے تم کو بھی چھوڑا۔‘‘ رگھوپت سنگھ گھٹنوں کے بل زمین پر جھک گیا اور کہا’’ آپ جس رگھوپت کو اتنی مشکل سے بھی جیت نہ سکے، آج اپنی دریا دلی دکھا کر آپ نے اسے جیت لیا۔ آپ بہادروں کی

© NCERT not to be republished

وقعت کرانا جانتے ہیں۔ اب میں کبھی آپ کا دشمن ہو کر تلوار نہ اٹھاؤں گا۔‘‘

جو آدمی اپنے وعدے کے پکّے ہوتے ہیں اور سچائی پر جمے رہتے ہیں اور دوسرے کے دکھ میں مدد کرتے ہیں خدا ہمیشہ ان کی مدد کرتا ہے۔

(منشی پریم چند)

© NCERT not to be republished

مشق

• معنی یاد کیجیے:

فتح	:	جیت
فوج کشی	:	حملہ، چڑھائی
جَری	:	جنگجو، بہادر
قول	:	وعدہ
دریا دِلی	:	فراخ دلی
وقعت	:	عزّت

• غور کیجیے:

☆ انسان کو اپنے وعدے کا پکّا ہونا چاہیے۔ جو لوگ وعدے کے سچّے ہوتے ہیں انھیں زندگی میں عزّت اور کامیابی ضرور ملتی ہے۔

سوچیے اور بتائیے:

1۔ اکبر کس خاندان کا بادشاہ تھا؟
2۔ راجپوتوں کے اس سردار کا نام کیا تھا، وہ جنگل میں کیوں چھپ گیا تھا؟
3۔ رگھوپت نے پہرے دار کی مدد کس طرح کی؟
4۔ اکبر، رگھوپت کی کس بات سے متاثر ہو گیا؟
5۔ اکبر نے رگھوپت کا دل کس طرح جیت لیا؟

نیچے لکھے ہوئے لفظوں سے جملے بنائیے:

سلطنت فوج پہرے دار تدبیر قصور

نیچے لکھے ہوئے لفظوں کی مدد سے خالی جگہوں کو بھریے:

دروازے وعدے اکبر سپاہی رگھوپت

1۔ ....بادشاہ مغلوں کا بہت مشہور بادشاہ گزرا ہے۔
2۔ راجپوتوں کے ایک سردار کا نام.........تھا۔
3۔ بیوی نے کہا ''ایسا نہ کرو، دوسرے ....سے نکل جاؤ۔''
4۔ دوسرے دن ....رگھوپت اور پہرے دار کو میدان میں لائے۔
5۔ جو آدمی اپنے ....کے پکّے ہوتے ہیں خدا ہمیشہ ان کی مدد کرتا ہے۔

نیچے لکھے ہوئے لفظوں سے واحد کی جمع اور جمع کی واحد بنائیے:

افواج تدابیر مدد ملک سفر

© NCERT not to be republished

• نیچے لکھے ہوئے لفظوں سے مذکّر سے مؤنّث اور مؤنّث سے مذکّر بنائیے:

بادشاہ گھوڑا لڑکا عورت بیٹی

• نیچے لکھے ہوئے محاوروں کو جملوں میں استعمال کیجیے:

پاؤں اُکھڑنا ڈھارس بندھنا قول دینا دل بھر آنا پھولا نہ سمانا

• نیچے لکھے ہوئے لفظوں کے متضاد لکھیے:

سچائی دکھ بہادر قید دشمن محبت

• اسم خاص اور اسم عام کو الگ کیجیے:

اکبر بادشاہ بہادر رگھوپت بیٹا راجپوتانہ گھوڑا

• عملی کام:

☆ اس سبق سے کیا نصیحت ملتی ہے اپنے الفاظ میں لکھیے۔
☆ اکبر کی شخصیت پر پانچ جملے لکھیے۔

© NCERT not to be republished